قانون کی حکمرانی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر بھی اطاعت فی المعروف کی قید لگائی گئی ہے' حالانکہ حضورؐ کے بارے میں اس امر کے کسی ادنیٰ شبہے کی گنجایش بھی نہ تھی کہ آپؐ کبھی منکر کا حکم بھی دے سکتے ہیں۔ اس سے خود بخود یہ بات واضح ہو گئی کہ دنیا میں کسی مخلوق کی اطاعت قانون خداوندی کے حدود سے باہر جا کر نہیں کی جا سکتی' کیونکہ جب خدا کے رسولؐ تک کی اطاعت معروف کی شرط سے مشروط ہے تو پھر کسی دوسرے کا یہ مقام کہاں ہو سکتا ہے کہ اسے غیر مشروط اطاعت کا حق پہنچے اور اس کے کسی ایسے حکم یا قانون یا ضابطے اور رسم کی پیروی کی جائے جو قانون خداوندی کے خلاف ہو۔ اس قاعدے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ ' اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ (مسلم' ابوداود' نسائی) اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے' اطاعت صرف معروف میں ہے۔ یہی مضمون اکابر اہل علم نے اس آیت [وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ (الممتحنة ۶۰:۱۲) اور کسی امر معروف میں تمھاری نافرمانی نہ کریں گی] سے مستنبط کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمھاری نافرمانی نہ کریں' بلکہ فرمایا یہ ہے کہ وہ معروف میں تمھاری نافرمانی نہ کریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے نبی تک کی اطاعت کو اس شرط سے مشروط کیا ہے تو کسی اور شخص کے لیے یہ کیسے سزاوار ہو سکتا ہے کہ معروف کے سوا کسی معاملے میں اس کی اطاعت کی جائے (ابن جریر)۔

امام ابوبکر جصاص لکھتے ہیں:

اللہ کو معلوم تھا کہ اس کا نبی کبھی معروف کے سوا کسی چیز کا حکم نہیں دیتا' پھر بھی اس نے اپنے نبی کی نافرمانی سے منع کرتے ہوئے معروف کی شرط لگا دی تاکہ کوئی شخص کبھی اس امر کی گنجایش نہ نکال سکے کہ ایسی حالت میں بھی سلاطین کی اطاعت کی جائے' جب کہ ان کا حکم اللہ کی اطاعت میں نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مَنْ اَطَاعَ مَخْلُوْقاً فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ذٰلِكَ الْمَخْلُوْقَ ' یعنی جو شخص خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت کرے' اللہ تعالیٰ اس پر

اسی مخلوق کو مسلط کر دیتا ہے (احکام القرآن)۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

یہ ارشاد ان جاہلوں کے خیال کی تردید کرتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ اولی الامر کی اطاعت مطلقاً لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو رسول کی اطاعت پر بھی معروف کی قید لگا دی ہے' حالانکہ رسول کبھی معروف کے سوا کوئی حکم نہیں دیتا۔ اس سے مقصود لوگوں کو خبردار کرنا ہے کہ خالق کی معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے (روح المعانی)۔

پس درحقیقت یہ ارشاد اسلام میں قانون کی حکمرانی (Rule of law) کا سنگ بنیاد ہے۔ اصولی بات یہ ہے کہ ہر کام جو اسلامی قانون کے خلاف ہو' جرم ہے اور کوئی شخص یہ حق نہیں رکھتا کہ ایسے کسی کام کا کسی کو حکم دے۔ جو شخص بھی خلاف قانون حکم دیتا ہے وہ خود مجرم ہے' اور جو شخص اس حکم کی تعمیل کرتا ہے وہ بھی مجرم ہے۔ کوئی ماتحت اس عذر کی بنا پر سزا سے نہیں بچ سکتا کہ اس کے افسر بالا نے اسے ایک ایسے فعل کا حکم دیا تھا' جو قانون میں جرم ہے (تفہیم القرآن' ج ۵' ص ۴۴۶-۴۴۷)۔

حج کی تمنا کسے نہیں ہے؟

حج کرنے والے اور تمنا کرنے والے سب کے لیے

1- حاجی کے نام — خرم مراد — ۴ روپے ۵۰ پیسے
2- حج وداع کی داستان — " — ۷ روپے ۵۰ پیسے
3- نالہ نیم شب (۲۱ دعائیں) — " — ۳ روپے ۵۰ پیسے
4- رب کے در پر — مسلم سجاد — ۷۵ پیسے

۱۶ روپے ۲۵ پیسے

دل کی دنیا آباد کرنے والی' ایمان کو تازگی بخشنے والی' اللہ اور رسولؐ سے تعلق کو نمو دینے والی

خصوصی لفافے میں تحفہ حج صرف ۱۲ روپے میں

منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور - 54570 فون : 5425356